شرکت پر کام کرنے کا جائز طریقہ

ریفرنس نمبر: har4273 تاریخ: 25-10-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اور میرا بڑا بھائی موبائل کا کام شروع کر رہے ہیں۔ میری طرف سے چار لاکھ روپے ملائے جائیں گے اور میرے بھائی کی طرف سے چھ لاکھ۔ کام ہم دونوں کریں گے اور نفع و نقصان مال کے حساب سے تقسیم کیا جائے گا۔ کیا یہ شرکت درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں مذکور تفصیل کے مطابق کہ نفع و نقصان مال کے حساب سے تقسیم ہو گا، یہ شرکت، جائز و درست ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ دونوں کے درمیان ہونے والی شرکت، شرکت عنان ہے اور قوانین شرعیہ کے مطابق شرکت عنان میں نفع برابر بھی ہو سکتا ہے، مال کے حساب سے بھی ہو سکتا ہے اور باہمی رضامندی سے زیادہ کام کرنے والے کے لیے زیادہ نفع بھی مقرر کیا جا سکتا ہے، البتہ کام نہ کرنے والے کے لیے یا کم کام کرنے والے کے لیے زیادہ نفع مقرر کرنا، جائز نہیں ہوتا۔ اس طرح آپ دونوں کے درمیان نفع مال کے حساب سے تقسیم ہونے کی شرط جائز و درست ہوئی۔

نیز قوانین شرعیہ کے مطابق کاروبار میں اگر نقصان ہو، تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ دونوں شریکوں پر ان کے راس المال کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے یعنی جس کا جتنا مال ہے، اسی اعتبار سے اس پر نقصان ڈالا جائے گا۔ آپ دونوں کے درمیان بھی چونکہ یہی معاہدہ ہو رہا ہے کہ نقصان مال کے حساب سے تقسیم ہو گا، لہذا یہ شرکت درست ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں شرکت عنان کے متعلق ہے: ”و تصح عاماً و خاصاً و مطلقاً و موقتاً و مع التفاضل فی المال دون الربح وعکسہ“ اور شرکت عنان عام، خاص، مطلق اور موقت اور مال میں کمی زیادتی نہ کہ نفع میں (کمی زیادتی) اور اس کے برعکس (نفع میں کمی زیادتی نہ کہ مال میں دونوں طرح) درست ہے۔

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج6، ص478، مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتار میں ہے: ”قولہ: (وعکسہ) ای: بان یتساوی المالان و یتفاضلا فی الربح، لکن ھذا مقید بان یشترطا الاکثر للعامل منھما و لاکثرھما عملاً، اما لو شرطاہ للقاعد او لاقلھما عملاً فلا یجوز کما فی

البحر عن الزیلعی والکمال" مصنف علیہ الرحمۃ کا قول: (اور اس کے بر عکس) یعنی: بایں طور کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں کمی زیادتی ہو، لیکن یہ مقید ہے اس کے ساتھ کہ دونوں اکثر (نفع) ان میں سے کام کرنے والے کے لیے اور ان میں سے زیادہ کام کرنے والے کے لیے شرط کریں، بہرحال اگر زیادہ نفع بیٹھنے والے یا ان میں سے کم کام کرنے والے کے لیے شرط کیا، تو جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ زیلعی اور کمال کے حوالہ سے بحر میں ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج6، ص478، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا، مگر کام فقط ایک ہی کرے گا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب ہو گی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا، تو شرکت ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، ج2، ص499، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

رد المحتار میں نقصان کے متعلق ہے: "و ما کان من وضیعۃ او تبعۃ فکذلک (ای علی قدر رؤوس اموالھما) ولا خلاف ان اشتراط الوضیعۃ بخلاف قدر راس المال باطل۔ ملخصا" اور (شرکت میں) جو کچھ نقصان اور تاوان ہو گا، تو وہ اسی طرح ہو گا یعنی ان کے مالوں کی مقدار کے مطابق ہو گا اور کوئی اختلاف نہیں اس بات میں کہ راس المال کی مقدار کے برخلاف نقصان کی شرط کرنا باطل ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، ج6، ص469، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "نقصان جو کچھ ہو گا وہ راس المال کے حساب سے ہو گا، اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے، دونوں کے روپے برابر، برابر ہیں اور شرط یہ کی کہ جو کچھ نقصان ہو گا اس کی تہائی فلاں کے ذمہ اور دو تہائیاں فلاں کے ذمہ، یہ شرط باطل ہے اور اس صورت میں دونوں کے ذمہ نقصان برابر ہو گا۔"

(بہار شریعت، ج2، ص491، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

07 ربیع الاول 1442ھ / 25 اکتوبر 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے